قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 20 مئی 2021ء | 07 شوال 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:119

فرمانِ رسول ﷺ

سب سے افضل صدقہ

ایک روایت میں آتا ہے کہ: ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں سب سے بڑا خرچ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔ غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں دیر نہ کر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ فلاں کا ہو ہی چکا''۔

(بخاری۔کتاب الزکوٰۃ۔باب فضل الصدقۃ الشحیح الصحیح)

پھر ایک اور روایت میں آپؐ نے فرمایا: ''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو۔ خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو''۔

(بخاری۔کتاب الزکوٰۃ۔باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

ماہوار چندے کی اہمیت

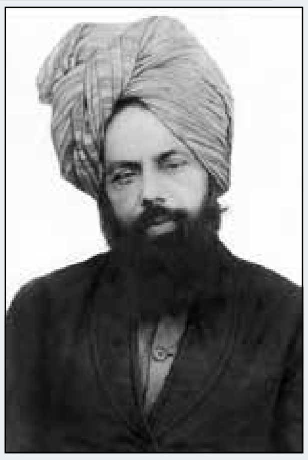

''سو اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو دیکھو! میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حقِ خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حقِ واجب اور دَینِ لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضہ کو خالصتاً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یک مشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلاانقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیرخواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں۔ ہاں جس کو اللہ جلّشانہ توفیق اور انشراحِ صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندہ کے اپنی وسعت، ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یک مشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے۔ اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا، تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں''۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 33-34)

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔

(البقرۃ:263)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر بےنفس ہو کر اس کی راہ میں خرچ کرو گے، خرچ کرنے کے بعد نہ ہی احسان جتاؤ گے اور نہ ہی کسی کو تکلیف دو گے، نہ ہی اپنے مطلب حل کرنے کی کوشش کرو گے تو تمہارا خدا تمہیں اس کا بہترین اجر دے گا۔ اب دیکھیں غیروں میں بعض لوگ تھوڑا سا کسی نیک کام میں خرچ کر لیتے ہیں اور پھر اُس کا اِس قدر ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے جیسے کہ قربانی کے کوئی اعلیٰ معیار قائم کر لئے ہوں۔ مثلاً آج کل ہمارے ملک پاکستان میں یا ہندوستان میں گرمیوں کے دن ہیں اس موسم میں بازاروں میں ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جاتا ہے اور پھر بڑا فخر ہوتا ہے کہ ہم نے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ یا مسجدوں کی تعمیر میں معمولی سی رقم پانچ دس روپے دے دیتے ہیں تو باقاعدہ مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان ہوتا ہے کہ فلاں صاحب نے اتنی قربانی دی اور خاص طور پر پاکستان میں چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں یہ بہت رواج ہے۔ تو عموماً کچھ نہ کچھ دینے والے مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ اور اکثریت تو ایسی ہے کہ خدا کی راہ میں دینے کا تصور ہی نہیں ہے اور ایسے لوگوں میں سے چند امیر لوگ جن کو کچھ احساس ہے کہ دین کی خاطر خرچ کریں تو ایسے مدرسوں یا اداروں کی سرپرستی کی جاتی ہے جہاں انسانیت کے خلاف نفرتوں کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ اور پھر اگر اپنے مطلب کے مطابق خرچ نہ ہو یا کوئی اختلاف ہو جائے تو پھر وہ ساری امدادیں بھی بند ہو جاتی ہیں۔ تو یہ خرچ جو وہ کر رہے ہوتے ہیں اصل میں خدا کی خاطر نہیں ہو رہے ہوتے بلکہ اپنے مقاصد کے لئے یا اپنی نیکی کے اظہار کے لئے یہ خرچ ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا خرچ کیا ہے۔ اور جب نیتیں نیک نہ ہوں تو پھر ظاہر ہے نتائج بھی بُرے ہی نکلتے ہیں۔ یہ لوگ نیکیاں پھیلانے کی بجائے اپنے مطلب حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ اور خاص طور پر احمدیوں کے لئے تو اس بات کو کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے کہ خدا کے نام پر ان کو تکلیفیں دی جائیں۔ لیکن تصویر کا ایک دوسرا اور صحیح رُخ بھی ہے جو احمدیوں کی مالی قربانیوں کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی مالی قربانیوں کا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر چلتے ہوئے جب قربانی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر ہی قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ نہ تو کسی فرد پر یا جماعت پر احسان کا رنگ رکھتے ہوئے قربانی کرتے ہیں، نہ ہی کسی کو تکلیف پہنچانے کی نیت سے یہ قربانی کرتے ہیں۔ نیت ہوتی ہے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا میں پہنچانے کے لئے ہم بھی حصہ لیں۔ دُکھی انسانیت کی خدمت کے لئے ہم بھی کچھ پیش کریں اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

(خطبہ جمعہ 3/ جون 2005ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- سائے میں تیرے دھوپ نہائے بصد نیاز (منظوم)
- تعارف سورۃ الحاقۃ (69 ویں سورۃ)
- تعارف صحابہ کرامؓ
- چہرے کے کیل، مہاسے اور چھائیاں

دربارِ خلافت

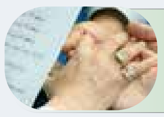

”وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد“

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر زکوٰۃ کی ادائیگی ہے یا تزکیہ اموال ہے، جس میں زکوٰۃ بھی ہے اور باقی مالی قربانیاں بھی ہیں۔ یہ بھی آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ کے ذریعے سے ہی جاری ہے اور خلیفۂ وقت کی ہدایت کے ماتحت دنیا میں چندے کے نظام کے ذریعے سے افرادِ جماعت اور جماعتوں کی ضروریات پوری ہو رہی ہوتی ہیں۔ ایک مُلک میں اگر کمی ہے تو دوسرے ملک کی مدد سے اُس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ ایک جگہ اگر زیادہ مالی کشائش ہے تو غریب ملکوں کی تبلیغ کی، اشاعتِ لٹریچر کی، مساجد کی تعمیر کی جو ضروریات ہیں وہ اَور مختلف طریقوں سے پوری کی جاتی ہیں۔ تو یہ ایک نظام ہے جو خلیفۂ وقت کے تحت چل رہا ہوتا ہے۔ کہیں غریبوں کی ضروریات پوری ہو رہی ہوتی ہیں۔ کہیں طبی ضروریات پوری ہو رہی ہوتی ہیں۔ کہیں تعلیمی ضروریات پوری کی جارہی ہوتی ہیں۔ کہیں تبلیغِ اسلام کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نظامِ وصیت اور نظامِ خلافت کو اکٹھا بیان فرمایا ہے تو اس میں ان تمام ضروریات کو پورا کرنے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر لوگ جو چندہ دیتے ہیں وہ خلافت کے نظام کی وجہ سے اس اعتماد پر بھی قائم ہیں کہ اُن کا چندہ فضولیات میں ضائع نہیں ہو گا بلکہ ایک نیک مقصد کے لئے استعمال ہو گا۔ بلکہ غیر از جماعت بھی یہ اعتماد رکھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ احمدیوں کو دیں تو اِس کا صحیح مصرف ہو گا۔ گھانا میں مجھے کئی لوگ اپنی فصلوں کی زکوٰۃ دے کر جایا کرتے تھے کہ آپ صحیح استعمال کریں گے یا وہاں مشن میں جمع کرا دیا کرتے تھے۔ کئی زمیندار میرے واقف تھے وہ جنس کی صورت میں مجھے دے جایا کرتے تھے کہ آپ جمع کروا دیں۔ کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ہم اگر یہ زکوٰۃ اپنے مولویوں کو دیں گے، اماموں کو دیں گے تو وہ کھا جائیں گے اور اس کا صحیح استعمال نہیں ہو گا۔ بلکہ آج بھی مختلف جگہوں سے مجھے جماعتوں کی طرف سے یہ خط آتے ہیں کہ غیر از جماعت زکوٰۃ یا صدقہ دینا چاہتے ہیں تو اس بارے میں کیا ہدایت ہے۔ جہاں تک زکوٰۃ اور صدقات کا تعلق ہے جماعت اُن کو لے سکتی ہے اور لیتی ہے لیکن دوسرے طوعی اور لازمی چندے جو ہیں وہ صرف احمدیوں سے لئے جاتے ہیں۔ بہرحال زکوٰۃ کا نظام بھی خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔

آخر پر اس میں پھر اطاعت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے حقیقی تعلق اور اُس کے نتیجے میں خلافت سے تعلق کا نقطہ اور محور کامل اطاعت ہے، جب یہ ہو گی تو مومن انعامات کا وارث بنتا چلا جائے گا۔

اب میں رسالہ الوصیت کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اس پیشگوئی کا اعلان فرما رہے ہیں کہ یہاں یہ وعدہ بھی ہے اور پیشگوئی بھی کہ آپ کی وفات قریب ہے۔ ایک پیشگوئی تھی کہ آپ کی وفات قریب ہے۔ آپ کو اطلاع دی جارہی تھی اور ساتھ یہ پیشگوئی تھی اور اطلاع کے ساتھ وعدہ کیا جارہا تھا کہ وفات کا وقت تو قریب ہے لیکن ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے جن سے آپ علیہ السلام کی رسوائی مطلوب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں تجھ سے راضی ہوں گا۔ پھر فرمایا کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔ دنیا نے دیکھا کہ آپؑ کی رسوائی کے جو طلبگار تھے اور کوشش کرنے والے تھے وہ رسوا ہوئے۔ اُن کا نام و نشان دنیا سے مٹ گیا۔ آج اُن کو یاد کرنے والا کوئی نہیں۔ گالیاں دینے والے، الزام لگانے والے مَر کھپ گئے لیکن آپ کی جماعت دنیا میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔ نشانات کا جو سلسلہ آپ کی زندگی میں شروع ہوا تھا آج بھی جاری ہے۔ لاکھوں بیعتیں جو ہر سال ہوتی ہیں اُن میں سے اکثر خدا تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ملنے پر ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانات ہیں۔ پس یہ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہیں جو آپ کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ

”خدا تعالیٰ کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر

بقیہ صفحہ 7 پر

سائے میں تیرے دھوپ نہائے بصد نیاز

سائے میں تیرے دھوپ نہائے بصد نیاز
اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز

اے اپنے ربّ کے عشق میں دیوانے آدمی
دیوانے تیرے ہم کہ ہؤا تو خدا کا ناز

کیوں کر کھلے خدا جو نہ دیکھو وہ آدمی
سجدہ کرے زمیں پہ تو ہو عرش پر نماز

آیا زباں پہ اسم گرامیؐ کہ بس ادھر
پرنم ہوئی وہ آنکھ وہ سینہ ہؤا گداز

اتنی ہی اس چراغ کی لو تیز ہو گئی
جتنی بڑھی ہوائے مخالف میں سازباز

اس پر ہے ختم اس سے ہی جاری ہے روشنی
اک درخدا نے بند کیا سو کئے ہیں باز

ہر جام عشق اس کے ہی لب سے ہے لب بہ لب
شائد ابھی یہ راز ہے شائد رہے نہ راز

دیتا ہے بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر
ہر دور کو ہے ساقی کوثر پہ اپنے ناز

عبید اللہ علیم

ابو سلطان

تعارف سورۃ الحاقۃ (69 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 53 آیات ہیں)

ترجمہ از انگریزی ترجمہ قرآن (حضرت ملک غلام فرید صاحب) ایڈیشن 2003ء

عمومی تاثر

یہ سورۃ بھی سابقہ سورۃ کی طرح، جیسا کہ اس کے مضامین سے ظاہر ہے ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی۔ یہ ساری سورۃ ہی قیامت کے برپا ہونے کے پرتحدی بیان پر مشتمل ہے اور اس یقین پر کہ آنحضور ﷺ باوجود شدید مخالفت کے، لازماً کامیاب ہوں گے اور قیامت کے برپا ہونے کے دعویٰ کی دلیل کے طور پر آپ ﷺ کا کامیاب و کامران ہونا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قیامت کا برپا ہونا اور آپ ﷺ کا سچا ہونا، دونوں کا وقوع پذیر ہونا کفار کے نزدیک ناممکن تھا، اور یوں کسی ایک چیز کے وقوع پذیر ہونے سے دوسرے (دعویٰ) کے سچا ہونے کو تقویت ملتی ہے۔ یوں اس سورۃ کے آغاز میں ایک پرتحدی اور زوردار بیان حق کے مخالفین کے لئے ہے کہ حق کے مخالفین ہمیشہ تباہ و برباد ہوتے ہیں۔ پھر اس سورۃ میں کفار اور مؤمنوں کا موازنہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدائی پیغام کے منکروں کی کیفیت قیامت کے دن ایسی ہوگی کہ وہ ان کے لئے نہایت سخت اور پریشان کن گھڑی ہوگی جبکہ مؤمنوں کے لئے یہ ابدی خوشی اور مسرت کا وقت ہوگا۔

اس سورۃ کا اختتام اس پُرتحدی بیان پر ہوا ہے کہ دونوں واقعات یعنی قیامت کا برپا ہونا اور آپ ﷺ کا کامیاب ہونا، باوجود شدید مخالفت کے اور نامساعد حالات کے، لازماً وقع پذیر ہوں گے۔ کیونکہ آپ ﷺ جو فرماتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے الہامی الفاظ ہیں اور کسی شاعر کی شیخی مارنے والے الفاظ نہیں ہیں، نہ ہی نجومی کا اٹکل پچو ہے اور نہ ہی جھوٹ ہے۔ اگر آپ ﷺ نے خدا پر جھوٹ باندھا ہوتا تو لازماً آپ ﷺ کا انجام ایک اذیت ناک موت ہوتا کیونکہ (خدا پر) بہتان باندھنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

تعارف سورۃ المعارج (70 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 45 آیات ہیں)

تعارفی کلمات

یہ سورۃ مکہ میں نبوت کے پانچویں سال کے قریب نازل ہوئی۔ نوڈلکے، میور اور چند دیگر محققین نے یہ تاریخ اس سورۃ کے وقت نزول کی بتائی ہے۔ سابقہ سورۃ میں تنبیہ کی گئی تھی کہ الحاقۃ (بڑی مصیبت) جلد انہیں آلے گی اگر انہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی اور الٰہی پیغام کو قبول نہ کیا۔ موجودہ سورۃ اس بیان سے شروع ہوتی ہے کہ کفار کا مطالبہ ہے کہ 'کب وہ ہولناک سزا آئے گی؟' انہیں بتایا گیا ہے کہ یہ (سزا) جلد انہیں آلے گی بلکہ ان کے دروازے پر کھڑی ہے۔ مگر جب وہ آجائے گی تو وہ ایسی زبردست اور تباہ کن ہوگی کہ پہاڑوں کو دھنکی ہوئی روئی کی مانند اڑادے گی اور کفار خواہش کریں گے کہ وہ اپنوں اور غیروں سے کنارہ کرلیں یعنی اپنی بیویوں اور بچوں سے اور بھائیوں سے، تاکہ وہ اپنا کفارہ ادا کرسکیں مگر تب تک بہت تاخیر ہوچکی ہوگی۔

اپنے اختتام پر یہ سورۃ کفار کو تنبیہ کرتی ہے کہ وہ اسلام کے شاندار مستقبل کی پیشگوئیوں کو محض ایک خواب سمجھتے ہیں مگر وہ وقت تیزی سے آرہا ہے جب وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے ہوئے (شرمسار) آپ ﷺ کی طرف دوڑیں گے تاکہ اسلام قبول کریں۔ پھر وہ شرمساری اور دکھ کے ساتھ تسلیم کرلیں گے کہ آپ ﷺ نے انکی شکست کے متعلق جو پیشگوئی کی تھی وہ بالکل درست تھی۔

تعارف سورۃ نوح (71 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 29 آیات ہیں)

وقت نزول، سیاق و سباق اور مضامین کا خلاصہ

جیسا کہ یہ سورۃ حضرت نوح علیہ السلام کے روحانی تجربات کو بیان کرتی ہے اس لئے بجاطور پر اس سورۃ کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ وھیری کے نزدیک یہ سورۃ نبوت کے ساتویں سال میں نازل ہوئی جبکہ نوڈلکے کے نزدیک اس کا وقت نزول نبوت کے پانچویں سال میں ہے۔ جبکہ دیگر محققین کے نزدیک یہ ابتدائی مکی دور کی ہے، اس وقت جب سابقہ سورتیں نازل ہوئیں۔ سابقہ سورۃ کے اختتام پر یہ بتایا گیا تھا کہ شریر لوگ بالعموم خدائی پیغام کو جھٹلاتے ہیں۔ وہ خدا کے رسولوں کی مخالفت کرتے اور انہیں ظلم و تعدی کا نشانہ بناتے ہیں یہاں تک کہ سزا کا وقت آپہنچے اور وہ اپنے بدانجام کو پہنچ جائیں۔ موجودہ سورۃ قدیم انبیاء میں سے حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغی مساعی کا مختصر بیان کرتی ہے۔ اور آپ علیہ السلام نے اپنے دل کی آہ کو رقت آمیز طریق پر اپنے رب کے سامنے پیش کیا، اس کا بیان ہے۔ آپ نے اپنی قوم کو دن اور رات تبلیغ کی، آپ کی زبانی بیان ہوا ہے کہ آپ نے اجتماعی اور انفرادی تبلیغ کی۔ آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا کی بے شمار نعمتیں اور افضال یاد کروائے اور انہیں الٰہی پیغام کو جھٹلانے کے بدنتائج کی تنبیہ کی۔ مگر آپ کی تبلیغ اور تنبیہ اور اپنی قوم کے لئے آپ کے نیک جذبات کے بدلے آپ کا استہزاء کیا گیا اور شدید مخالفت اور گالیوں کا سامنا ہوا اور بجائے اس کے کہ آپ کے محبت بھرے دل کی پیروی کی جاتی آپ کی قوم نے اپنے سرغنوں کے پیچھے چلنا قبول کیا اور آپ کی زندگی بھر کی تبلیغ محض بیابان میں کسی کو پکارنے کے مترادف ثابت ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے حق کے دشمنوں کے تباہ و برباد ہونے کے لئے بددعا کی۔ اس سورۃ کا اختتام حضرت نوح علیہ السلام کی اسی بددعا پر ہوا ہے۔

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ عَضُدِیْ، وَنَصِیْرِیْ، بِكَ أَحُوْلُ، وَبِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ

(ابوداؤد کتاب الْجِھَادِ بَابُ مَا یُدْعٰی عِنْدَ اللِّقَاءِ حدیث:2632)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا بازو اور میرا مددگار ہے، تیری ہی مدد سے میں چلتا پھرتا اور حملہ کرتا ہوں اور لڑائی کرتا ہوں۔

یہ سید و مولیٰ پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی جنگ کے وقت کی دعا ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے قتال کرتا رہے گا اور وہ اپنے مقابل آنے والوں پر غالب رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال سے لڑائی کرے گا۔

(ابوداؤد کتاب الْجِھَادِ بَابٌ فِی دَوَامِ الْجِھَادِ حدیث:2484)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غزوہ اور جہاد میں دوطرح کے انسان شامل ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو خدا کی رضا کے لئے جہاد کرتا ہے۔ امام کی اطاعت کرتا ہے۔ اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرم سلوک کرتا ہے۔ اور فتنہ وفساد سے بچا رہتا ہے۔ ایسے شخص کو سونے اور جاگنے سب حالات میں ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو فخر اور نام ونمود کے لئے جہاد میں شامل ہوتا ہے۔ امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فتنہ وفساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص بے نصیب اور نامراد ہے۔ وہ کچھ بھی حاصل نہ کرپائے گا۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الجہاد، الترغیب فی الجہاد صفحہ:176)

مرسلہ: مریم رحمٰن

غلام مصباح بلوچ

تعارف صحابہ کرامؓ

حضرت شیخ منظور علی شاکر صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ منظور علی شاکر صاحبؓ 1306 ہجری (1888ء یا 1889ء) میں پیدا ہوئے، آپ حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحبؓ (بیعت: 1900ء۔ وفات: جنوری 1955ء) کے سب سے چھوٹے بھائی تھے جنھوں نے آپ کو اور آپ سے بڑے بھائی حضرت اقبال علی غنی صاحب کو حضرت اقدسؑ کی زندگی میں ہی قادیان سکول میں داخل کرا دیا تھا۔ (الحکم 28 ستمبر 1934ء صفحہ 10 کالم 1) اس طرح آپ کو حضرت اقدس علیہ السلام کی زیارت اور صحبت کا شرف حاصل تھا۔مورخہ 7/اپریل 1908ء کو امریکن میاں بیوی سیاح قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال جواب کیے، جس کے بعد مدرسہ دیکھنے گئے ''جہاں ایک طالب علم ہائی کلاس محمد منظور علی شاکر نے سورہ مریم کی چند ابتدائی آیات نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 521) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی (روحانی خزائن جلد 22) میں صفحہ نمبر 489 پر پیشگوئی ''سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔خوش آمدی نیک آمدی'' کا ذکر فرمایا ہے جس کے آخر پر قادیان کے صحابہ کی گواہیاں بھی درج ہیں جن میں مدرسہ احمدیہ کے بھی بعض طلبہ کے نام شامل ہیں، آپ کا نام ''منظور علی'' بھی بطور گواہ درج ہے۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 492) قادیان سے میٹرک پاس کر کے پھر پولیس کی ٹریننگ لی اور صوبہ اتر پردیش میں بطور سب انسپکٹر متعین ہوئے اور یہیں سے اندازاً 1937ء میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جون 1910ء میں آپ کا ایک مضمون ''دعا اور اسلام'' شائع شدہ ہے اور ساتھ ہی انجمن ممبران تشحیذ الاذہان سے مضمون لکھنے کی اپیل کی ہے، اس مضمون میں آپ کا نام شیخ منظور علی شاکر۔ مراد آباد درج ہے۔

ریٹائر ہونے کے بعد چند ماہ قادیان میں رہے اور پھر ولایت کی سیر کو نکل گئے اور انگلستان سمیت یورپ کی سیر کر کے واپس قادیان آ گئے۔ چند ماہ قیام کے بعد دوبارہ سیر اور تجارت کی غرض

سے امریکہ جانے کی نیت سے اسلامی ممالک کی سیر کرتے ہوئے پھر لنڈن پہنچے، لنڈن میں ایک دکان کھول لی جو اچھی چل پڑی لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد مورخہ 18/اکتوبر 1938ء بعمر 51 سال آپ نے نمونیہ سے لندن میں اپنے کرایہ کے مکان میں وفات پائی۔ 22/اکتوبر کو آپ کا جنازہ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں پڑھا گیا، بعد ازاں آپ کی تدفین Brookwood قبرستان میں ہوئی۔

آپ کے متعلق حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ، حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور حضرت مولوی جلال الدین شمس صاحبؓ کے مضامین بالترتیب درج ذیل اخبار الفضل میں شائع شدہ ہیں: (الفضل 27/اکتوبر 1938ء صفحہ 6) (الفضل 28/اکتوبر 1938ء صفحہ 2) (الفضل 10/نومبر 1938ء صفحہ 10) حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں امرتسر کا ایک خاندان احمدی ہوا اور قادیان رہائش کے لیے آیا، یہ خاندان چھ بھائیوں، ایک بہن اور ایک والدہ پر مشتمل تھا۔ اس خاندان میں ..... سب سے چھوٹے بھائی شیخ منظور علی صاحب شاکر تھے۔

شاکر صاحب میرے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہم عمر تھے، اس لیے بچپن میں ہمارے ساتھ اکٹھے اٹھتے بیٹھتے اور کھیلتے تھے ..... خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ شیخ صاحب نہایت خوش آواز اور قرآن مجید نہایت خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔خوش شکل اور جامہ زیب تھے۔ پولیس کی ملازمت کی طرف قطعًا طبیعت راغب نہ تھی صرف ذریعہ معاش کے طور پر اس سلسلہ میں منسلک رہے..... عملًا نہایت شریفانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ یہ میرا اچھی طرح کا تجربہ ہے کہ یتامیٰ اور مساکین کی امداد کا ان میں بہت جذبہ تھا، کسی شخص کی مفلوک الحالی جو اس کے چہرہ یا کپڑوں سے ظاہر ہو رہی ہو وہ برداشت نہ کر سکتے تھے اور ضرور امداد کرتے تھے، خواہ اُن کا واقف ہو یا ناواقف، یہاں تک کہ لنڈن کے اس دوسرے سفر میں انھوں نے ایک آوارہ مگر مفلوک الحال شخص کی امداد کبھی بذریعہ ہوٹل میں کھانا کھلانے کے اور کبھی کپڑے پھٹنے پر کپڑوں کے ذریعہ کی مگر اس نے ایک بدمعاش کے ذریعہ انھیں لوٹنے کے لیے اُن پر قاتلانہ حملہ کر دیا جس سے وہ بال بال بچ گئے۔ مرحوم کو مختلف علوم سے ایسی دلچسپی تھی کہ جب وہ شہر علی گڑھ کے تھانہ میں متعین تھے تو افسرانِ بالا کی اجازت سے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کرتے ہوئے کالج میں داخل ہو گئے اور ایف اے پاس کیا پھر بی اے تک انگریزی عربی اور فلسفہ کی تکمیل کی، اس سے مرحوم کے خیالات میں بہت وسعت پیدا ہو گئی تھی..... مرحوم نے نہایت شوق و ذوق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ہر دو خلفاء کی تمام تصنیفات نہایت عمدہ جلدیں بندھوا کر اور ان پر اعلیٰ سے اعلیٰ چولیاں چڑھوا کر نہایت سجا کر رکھی ہوئی تھیں۔ افسوس ہے کہ مرحوم کے کوئی اولاد نہیں اور نہ بیوی۔ پہلی بیوی کی جدائی اور اکلوتی لڑکی کی وفات کے بعد ان کے رشتہ دار اور دوست ان کو دوبارہ شادی کے لیے کہتے تھے مگر کسی مصلحت سے ..... دوبارہ شادی نہیں کی .....''

(الفضل 27/اکتوبر 1938ء صفحہ 6)

نوٹ: آپ کی تصویر محترم محمد اجمل شاہد صاحب حال امریکہ نے مہیا کی ہے، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

نذیر احمد مظہر (ڈاکٹر آلٹر نیٹو میڈیسن)، کینیڈا

چہرے کے کیل، مہاسے اور چھائیاں

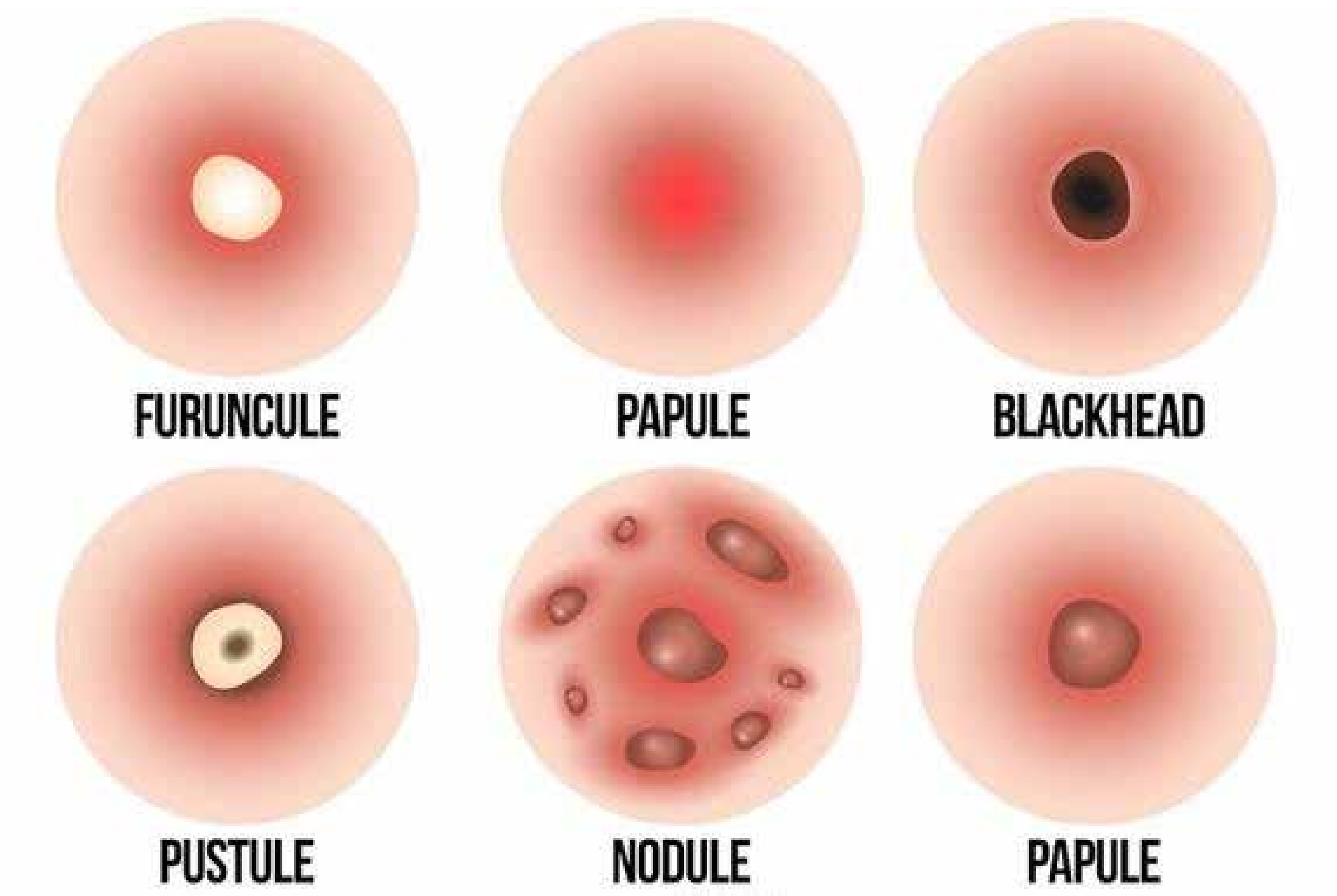

س: کیل مہاسے کیا ہیں؟

ج: کیل مہاسے نوجوان نسل کے چہرے، گردن، کندھوں، اور چھاتی پر پائے جانے والے چھوٹے چھوٹے پھنسی پھوڑے ہیں جو جلد پر بے حد بدنما داغ چھوڑ جاتے ہیں اور اچھی بھلی خوبصورت شکلوں کو بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ عموماً یہ بارہ سال سے چوبیس سال تک کی عمر کے لڑکے لڑکیوں کی جلد پر ہوتے ہیں اور ختم ہو جانے کے بعد بھی انکے اثرات پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اس کے بیشتر مریض عموماً 20اور 30سال کی درمیانی عمر میں صحت یاب ہو جاتے ہیں لیکن بعض افراد 30سال سے زائد عمر میں بھی اس کا شکار رہتے ہیں۔ خواتین کو جس زمانے میں کیل مہاسے ہوتے ہیں اس عرصہ میں ایام ماہواری کے ابتدائی دنوں میں یہ زیادہ شدت سے ہوتے ہیں۔ یہ عمر کے اُس حصے میں باعث پریشانی ہوتے ہیں جب نوجوان اپنی شخصیت کو زیادہ سے زیادہ دیدہ زیب بنانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں کیونکہ عمر کے اسی حصہ میں نوجوان لڑکے لڑکیاں رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوتے ہیں۔

س: کیا چہرہ پر نمودار ہونے والی چھوٹے یا بڑے امراض دیگر اندرونی امراض پر دلالت کرتے ہیں؟

ج: جی ہاں! بلاشبہ چہرے پر جب بھی کسی چھوٹے یا بڑے مرض کا اظہار ہوتا ہے تو یہ کسی اندرونی مرض یا خرابی پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے چہرے کے امراض میں ظاہری علاجوں کی نسبت باطنی علاجوں کی طرف زیادہ فکر سے رجوع کرنا چاہیے۔ عالمی شہرت یافتہ جرمن نیچرو پیتھک ڈاکٹر مسٹر لوئی کوہنی نے ایک کتاب بعنوان علمِ چہرہ شناسی تحریر کی۔ The Science of Facial Expression
اس کتاب میں انہوں نے دلائل سے ثابت کیا کہ چہرہ اور گردن پر رونما ہونے والی تبدیلیاں جسمانی نظاموں میں واقع ہونے والی تبدیلیوں اور خرابیوں پر دلالت کرتی ہیں اور مزید یہ کہ امراض کا اظہار چہرہ سے ہوتا ہے یا چہرے سے دیگر امراض کی شناخت ہوسکتی ہے۔

س: پھنسیاں اور کیل مہاسے پیدا ہونے کے عام اسباب کیا ہیں؟

ج: پھنسیاں اور کیل مہاسے عام طور پر غلط غذائی عادات، کھانے پینے کے اوقات میں بے قاعدگی، نامناسب خوراک، نشاستہ دار اشیاء، شوگر اور مرغن غذاؤں کی زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ پرانی قبض بھی کیل مہاسے پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ اگر آنتوں کی حرکت میں باقاعدگی نہ ہو تو وہ فاضل مادوں کو اتنی جلدی خارج نہیں کرسکتیں جتنی جلدی میں انہیں ایسا کردینا چاہیے۔ اس وجہ سے خون میں زہریلے اور فاسد مادوں کا اجتماع بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ جسم کو ان سے نجات دلانے کے لیے جلد کو زائد کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ مادے کیل مہاسوں اور دیگر جلدی بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

س: کن چیزوں کا استعمال جلد کو متاثر کرنے کا سبب بنتی ہیں؟

ج: بے تحاشا چائے، کافی، سگریٹ نوشی اور شراب نوشی جلد کو متاثر کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ ان بیماریوں کا ایک اور سبب بود وباش کی غلط عادتیں اور غیر صحت مند ماحول ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں بہت زیادہ پڑھائی لکھائی، غلط جنسی حرکات بھی معدے کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتی ہیں جن سے بدہضمی اور عام کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ان چیزوں سے جلد متاثر ہوئے نہیں رہ سکتی۔

س: کیا جلد کے پھوڑے پھنسیوں اور کیل مہاسوں کو مختلف قسم کی کاسمیٹکس (مرہموں اور کریموں و کیمیائی ادویات) سے دور کیا جا سکتا ہے؟

ج: جلد کے پھوڑے پھنسیوں اور کیل مہاسوں کو مختلف قسم کی مرہموں اور کریموں سے دور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مرہمیں وغیرہ تو صرف چربیلے غدودوں کے ایکشن کو عارضی طور پر دبا سکتی ہیں۔

س: قدرتی طریقۂ علاج والے معالجین کیل مہاسوں کا کیا علاج تجویز کرتے ہیں؟

ج: قدرتی طریقۂ علاج والے معالجین اس سلسلے میں خوراک کی اصلاح کرنے اور پانی کو موثر استعمال کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اس طریق علاج میں مریض کو سب سے پہلے ہفتہ بھر صرف پھلوں پر مشتمل غذا استعمال کرنی چاہیے۔ دن میں تین بار تازہ رس والے سیب، ناشپاتی، انگور، چکوترا، اناناس اور آلو بخارے کھانے چاہئیں۔ ٹین کے ڈبوں میں بندفروٹ نہیں کھانے چاہئیں۔ جبکہ تازہ پھل استعمال کرنے چاہئیں۔ کیل مہاسے کے مریض کو لیموں ملا نمکین پانی (چینی کے بغیر) یا سادہ پانی ٹھنڈا یا نیم گرم پینا چاہیے۔ اگر وہ قبض کا دائمی مریض ہو تو اسے چھلکا اسپغول ہمیشہ استعمال کرنا چاہیے۔

س: کیل مہاسے کے مریض کو کونسی متوازن غذائیں استعمال کرنی چاہئیں؟

ج: ہفتہ بھر صرف فروٹ والی خوراک کے استعمال کے بعد مریض کو رفتہ رفتہ اچھی متوازن غذائیں کھانا شروع کردینی چاہئیں۔ زیادہ ترکچی خوراک، بالخصوص تازہ پھل اور سبزیاں، کچے نٹس اور سالم دانے والے اناج اور خصوصاً جو اور براؤن چاولوں کو اپنی غذا بنانا چاہیے۔

س: خون کی کمی اور خرابیٔ جگر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے کیل، مہاسے اور چھائیوں کا مفرد طبّی علاج کیا ہے؟

ج: ہرڑ زرد، بلیلہ، آملہ جسے اطریفل کہا جاتا ہے، کا سفوف بقدر ایک چمچ پانی میں بھگو کر مسلسل استعمال کرنے سے ازحد فائدہ ہوتا ہے۔ مربّہ ہرڑ اس مقصد کے لیے مفید چیز ہے۔ اس میں کافی مقدار میں آئرن موجود ہوتا ہے۔ قبض کا ازالہ کرتا ہے۔ خوش ذائقہ بھی ہے۔ انار کا رس حد درجہ نفع بخش ہے۔ پالک کا جوس، سیب کا جوس، گاجر کا جوس، کینوں کا جوس مفید و مجرب ہیں۔ ان تمام میں آئرن موجود ہوتا ہے۔ برگ یا تخم نیم یا مغز تخم نیم یا روغن نیم یا عرق نیم یا عرق عشبہ چہرے کے کیل، مہاسوں اور پھوڑے، پھنسیوں کا خوردنی علاج ہے جو حد درجہ مفید و موثر ہے۔

س: مرکب طبّی ادویات جو خرابیٔ جگر کے علاوہ کمیٔ خون وکیلشیم کا ازالہ کریں، کونسی ہیں؟

ج: مربّہ ہرڑ، مربّہ سیب، مربّہ گاجر، شربت فولاد، کشتہ فولاد، معجون خبث الحدید، سفوف اکسیر جگر، حب کبد نوشادری، معجون نیم، معجون عشبہ، صافی، ہمدرد قرشی یا اجمل یا کسی دیگر قابلِ اعتماد دواخانہ کی تیار کردہ خرید کر استعمال کریں۔

س: کیل مہاسے، چھائیوں کے لیے کونسی مقامی استعمال کی ادویات ہیں جن سے ان کا ازالہ ہوسکے؟

ج: اگرچہ ہم خارجاً ادویات کے استعمال کے خلاف ہیں

کیونکہ ان کے ذریعہ عموماً فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوا کرتا ہے۔ بالخصوص کیمیائی ادویات چہرہ کا ستیاناس کر کے رکھ دیتی ہے۔ ہم ذیل میں مقامی استعمال کی کچھ ادویات درج کر رہے ہیں۔ مولی کے بیج گرینڈ کر کے Paste بنا کر چہرے پر لگانا یا ریٹھہ کو گرینڈ کر کے Paste کرنا یا مغز تخم کرنجوا کو گرینڈ کر کے چہرہ پر Paste کرنا یا چنے سفید کو گرائینڈ کر کے Paste کرنا یا تخم السی کو گرائینڈ کر کے انار کا چھلکا یا انجیر کا Paste بنا کر چہرے پر Paste کرنا (دودھ یا پانی میں ملا کر لیپ کریں) یا لیموں یا سنگترہ کے چھلکوں کا چہرہ پر ملنا مفید تدابیر ہیں۔ یا نسخہ ابٹن جس کے درج ذیل اجزاء ہیں مقامی طور پر استعمال کریں۔ تخم خشخاش، مغز خربوزہ یا چار مغز، مغز بادام ہم وزن سب کو گرائینڈ کر کے دودھ ملا کر سوتے وقت چہرے پر لیپ کریں اور صبح نیم گرم پانی سے دھوئیں بے نظیر نسخہ ہے۔ (ابٹن ایک خوشبودار مسالہ جو جسم کو صاف اور ملائم بنانے کے لیے ملا جاتا ہے)

س: چہرے کے امراض کا ہومیوپیتھی علاج کیا ہے؟

چہرے کے کیل، چھائیاں، دانے وغیرہ (Acne pimples on the face)

ج: جب لڑکا، لڑکی سن بلوغت میں داخل ہوتے ہیں اور ان کے چہرے پر کیل، چھائیاں یا دانے نکلیں تو ان کی ایک مخصوص دواء ''ایسٹیریس روبنس 6'' یا 30 طاقت میں دیں۔ یہ دوا کیل، چھائیوں اور دانوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ دواء ناکام رہے تو ''کالی بروم'' اور ''ریڈیم بروم'' 30 طاقت میں دینی چاہیے۔ جب کوئی کیس بگڑ جائے تو ''ہائیڈرو کوٹائل، آرسنک آیوڈائیڈ'' اور ''سلفر آیوڈائیڈ'' استعمال کریں۔ اگر سن بلوغت میں نکلنے والی پھنسیوں میں پیپ پڑ جائے اور تجویز کردہ دوائی سے شفا نہ ہو رہی ہو تو ڈاکٹر رائے بہادر بشمبر داس ''ہیپر سلف'' استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ (طاقت: پہلی سے 200 تک، اونچی طاقت پیپ کا سدِباب کرتی ہے۔ جب کہ نچلی طاقتیں اسے پیدا کرتی ہیں۔ اگر پیپ لانی مقصود ہو تو 2x دیں) ویسے 2x سے سی ایم تک استعمال ہوسکتی ہے۔

ڈاکٹر کلارک کہتے ہیں کہ انہوں نے چہرے کے سیاہ رنگ کے دانوں کے لیے ''کالی بروم'' سے بہتر دواء کوئی نہیں سنی جبکہ ڈاکٹر گشنگ کہتے ہیں کہ ''آرسنک بروم'' سے مفید دواء کوئی نہیں۔ ایسی پھنسیاں جو ضدی قسم کی ہوں اور ان میں پیپ بننے کا رجحان بھی پایا جاتا ہو تو وہ پھنسیاں ''انٹی مونیم ٹارٹ'' سے شفایاب ہوجاتی ہے۔ اگر جوانی کی عمر میں چہرے پر گہرے بدنما ابھار بن جائیں اور ان میں خارش بھی ہو تو ''کالی بروم'' دیں اور پھنسیاں سرخ رنگ کی ہوں اور چہرے اور پیشانی پر ہوں تو ''لیڈم'' اچھی دواء ہے۔ اگر چہرے، ناک اور ہونٹوں پر پھنسیاں ہوں اور رخساروں پر سرخ رنگ کے ابھار ہوں جو ٹھوڑی کے گرد بھی ہوں تو ڈاکٹر بھانجا کے مطابق ''بوریکس'' 30 طاقت میں دینے سے ختم ہوجاتے ہیں۔ اگر جسم کے مختلف حصوں پر مٹر کے دانے کے برابر پھنسیاں ہوں اور ان میں ہلکی خراش بھی ہوتی ہو اور چوٹ کا رجحان بھی پایا جائے کہ زخم بن جائیں تو صبح و شام ''ہیپر سلف'' دیں۔ چہرے کے دانے بلوغت کی عمر میں لڑکیوں کے چہروں پر دانے نکل آئیں تو انہیں ''کلکیریا فاس'' ہی ٹھیک کرسکتی ہے۔ چہرے کی رنگت کو درست کرنے کے لیے یہ مخصوص دواء ہے۔ اگر کسی مریض کا چہرہ بدنما ہے یا اس کی رنگت درست نہیں تو بدنمائی دور کرنے اور رنگت کو صحیح حالت میں لانے کے لیے ''آیوڈیم Iodium 1000'' طاقت میں ہر پندرہ دنوں کے بعد تقریباً چھ ماہ تک دیتے رہنے سے چہرہ خوشنما اور رنگ درست ہوجاتا ہے۔ یہ بہت ہی کامیاب دواء ہے۔

اگر ''آیوڈیم'' کسی وجہ سے ناکام ہوجائے تو کاسٹیکم اور ''لائیکوپوڈیم'' 200 طاقت میں ہر آٹھ دن بعد دیتے رہیں۔ اس لیے مریض کی شکایت دور ہوجائے گی۔

چہرے کی شکل بگڑ جائے: (Disfigurement of face)

اگر کسی کی شکل چیچک کے دانوں کی وجہ سے بگڑ جائے تو ''ویری اولینم'' Variolinum 1000 ہر چودہ دنوں کے بعد جبکہ ''سیراسینیا پرپورا 30'' Sarracenia Purp طاقت میں تین مرتبہ روزانہ کافی لمبے عرصہ تک دیتے رہنے سے مریض شفایاب ہوجاتا ہے۔ اگر کیل، چھائیاں یا پھوڑے پھنسیاں جسم کے کسی حصہ پر نشان چھوڑ جائیں۔ جن کی وجہ سے چہرے کی رنگت خراب ہوجائے یا بگڑ جائے تو ''سلیشیا'' یا ''کلکیریا فلور'' ان نشانوں کو مٹا دیتی ہے۔

چہرے کے دانے: (Face acne)

اگر کسی کے چہرے پر دانے نکل آئے ہوں تو اسے ان دانوں کے لیے مخصوص ادویہ ''کالی برومیٹم'' اور ''ایسٹریس روبنس'' استعمال کرنی چاہیے۔ اگر مندرجہ بالا ادویہ ناکام ہوجائیں تو پھر ''ریڈیم بروم'' 30 طاقت میں دیں۔ اگر دانوں کی حالت میں بگڑی ہوئی ہو تو ''آرسنک آیوڈائیڈ'' اور ''سلفر آیوڈائیڈ'' دینا مفید رہتا ہے۔

عورتوں میں چہرہ اور ٹھوڑی پر بال اگنا: (Face, hair on lips and chin of woman)

اگر عورتوں کے چہرہ اور ٹھوڑی پر بال اگ آئیں تو ''تھوجا'' 10M (دس ہزار) طاقت میں مہینہ میں ایک بار اور ''اولیم جیکورس اسلی'' Oleum Jec 30 روزانہ تین مرتبہ دیں۔ جس دن تھوجا دیں اس دن ''اولیم جیکوریس ایسلی'' کا ناغہ کریں یعنی نہ دیں، غیر ضروری بال اگنا بند ہوجائیں گے۔

بچے کے چہرے پر بندر کے چہرے کی مانند جھریاں ہوں اور نشوونما نہ ہو: (Face-child creased like monkey and does not grow)

اگر بچہ دبلا پتلا کمزور ہو، ٹانگیں پتلی ہوں، چہرہ پچکا ہوا اور کمزور ہو، بچہ دیکھنے میں بوڑھا دکھائی دیتا ہو، اس کے چہرے پر بندر کے چہرے کی مانند جھریاں ہوں، بچہ کا پیٹ بڑا ہوتا جارہا ہو یا بچہ اپنی عمر کے لحاظ سے نشوونما نہ پارہا ہو تو اس کو ''سلیشیا'' دیں۔ بچہ شفایاب ہوجائے گا۔

چہرے کے کیل چھائیاں: (Pimples)

بالغ لڑکیاں جن میں خون کی کمی پائی جائے اور چہرے پر کیل چھائیاں نکل آئیں جس میں خارش رہتی ہو اور ان کو کھرچنے سے سکون ملے نیز ماہواری بھی آرہی ہو تو ''سائیکلے من'' عمدہ دوا ہے۔

نوٹ: اگر ایک سے زیادہ دواؤں میں علامات پائی جائیں تو ان سب کو مرکب کر کے استعمال کریں۔ اگرچہ یہ طریقہ ہومیوپیتھی کی فلاسفی کے عین مطابق نہیں۔ تاہم آج ہومیوپیتھی کی عالمی شہرت یافتہ فرمیں بھی یہی طریقہ اپنائے ہوئے ہیں۔

س: کیل، مہاسے اور چھائیوں کا بایوکیمک علاج کیا ہے؟

ج: چہرے پر تل نکلتے ہوں: تو سلیشیا، نیٹرم میور۔ چہرے پر کیل نکل آئیں تو سلیشیا۔ نیٹرم میور، کلکیریا سلف، کالی میور، فیرم فاس۔ چہرے پر مہاسے نکل آئیں تو سلیشیا۔ چہرے پر خارش ہوتی ہو تو کلکیریا سلف۔ چہرے پر کیل مہاسے نکل آئیں تو نیٹرم میور۔ چہرے پر کیل مہاسے ہوں اور ان کے اندر جلن ہوتی ہو تو نیٹرم سلف۔ ماتھے پر کیل مہاسے نکل آئیں تو کلکیریا فاس، نیٹرم فاس، نیٹرم میور۔ ماتھے پر کیل مہاسے نکل آئیں اور ان کا رنگ سرخ ہو، کلکیریا فاس، نیٹرم میور۔ چہرے پر پیپ دار دانے نکل آئیں تو کلکیریا فاس، کلکیریا سلف، نیٹرم فاس۔ چہرے پر باریک باریک دانے نکل آئیں تو نیٹرم میور۔ چہرہ بوڑھوں کی طرح معلوم ہو تو نیٹرم میور۔ چہرے پر چکنائی آتی ہو تو نیٹرم میور۔ چہرے پر بال نکل آئیں تو نیٹرم میور۔ چہرے پر چھائیاں ہوں تو سلیشیا۔ چہرے پر چھائیاں ہوجائیں تو کلکیریا فاس، نیٹرم فاس، سلیشیا۔

نوٹ: مذکورہ ادویات کسی ہومیوسٹور سے 6x یا 12x میں خرید لیں۔

س: ہومیوپیتھی کا ایسا پیٹنٹ نسخہ بتائیں جو کسی فرم کا بنا بنایا ہو اور مؤثر بھی ہو؟

ج: ڈاکٹر ریکوک جرمنی کا R53 (پینے کے قطرے) استعمال کرائیں یا کسی ہومیوسٹور سے بنوا لیں یا آن لائن منگوالیں۔ اس کا نسخہ درج ہے:

ammonium bromatum 12x, bromium 12x, hepar sulphuris calcareum 30x, juglans regia 30x, kali bromatum 12x, ledum palustre 30x, natrum bromatum 12x, natrum muriaticum 200x, placenta suis 12x, viola tricolor 12x liquid

عاطف وقاص ٹورنٹو کینیڈا

آؤ اُردو سیکھیں

سبق نمبر 1

قارئین روزنامہ الفضل کے لئے اُردو سکھانے کا مبارک سلسلہ شروع کیا جارہا ہے تا مغربی ممالک کے احمدی بچے حضرت مسیح موعودؑ کی اُردو کتب سے استفادہ کرسکیں۔ (ادارہ)

تو آج سے ہم اردو سیکھتے ہیں۔ جی آپ نے صحیح سنا اردو دو لکھنا پڑھنا سیکھتے ہیں۔

کیوں ؟

اردو امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی زبان ہے۔

اردو کا گہرا ادراک یعنی سمجھ بوجھ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے علمی معجزات کا عرفان عطا کرے گا۔

یعنی ہم جان سکیں گے کہ آپ کی بعثت کیوں ہوئی۔ آپ کے آنے سے اسلام کو کیا تقویت ملی۔

اردو آپ کے اور میرے آباؤ اجداد کی زبان ہے۔

اردو ان کہانیوں اور نظموں کی زبان ہے جن میں ہماری زندگی کے پیار بھرے بھید چھپے ہیں

اردو کہاں کہاں بولی جاتی ہے؟

جی اردو جنوبی ایشیاء کے ممالک پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش وغیرہ میں بولی جاتی ہے۔

اردو پاکستان کی سرکاری زبان ہے ۔

اردو کے حروف تہجی

اردو کے حروف تہجی عربی حروف تہجی میں ہیں البتہ کچھ زائد ہیں جو عربی میں نہیں جیسے ڑ، ٹ، گ پ وغیرہ

سادہ سی وضاحت

اگر آپ نے قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا ہے تو آپ کو اردو کے حروف تہجی سمجھنے میں مشکل نہیں ہوگی

کیونکہ ان اسباق کے مخاطب وہ طلبا ہیں جو مغربی ممالک میں آباد ہیں اس لیے ہم انگریزی زبان کو بطور سہولت کار کے استعمال کریں گے۔

اردو فقرے کا ڈھانچہ یا تشکیل

اردو کے فقرے میں بھی انگریزی ہی کی طرح مندرجہ ذیل حصے ہوتے ہیں

Subject, verb object

For example: He is a boy ...... is constructed as

Subject+helping verb+article+noun

اب اردو میں کہیں گے وہ ایک لڑکا ہے

Subject+article+noun+helping verb

.My name is Abdullah

اردو میں کہیں گے میرا نام عبداللہ ہے

تو آپ نے دیکھا کہ وہاں ھلیپنگ ورب فاعل اور مفعول کے درمیان میں آیا ہے جبکہ اردو میں آخر پر آیا ہے

تو آپ نے ان امثال میں دیکھا کہ اردو اور انگریزی زبان کے فقرات اپنی ساخت کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ پس آج کے سبق میں آپ نے یہ سیکھا ہے کہ اردو کے فقرے کی ترتیب وتشکیل انگریزی کے فقرے سے مختلف ہوتی ہے

مشکل الفاظ کے انگریزی معنے

۱۔ آباؤ اجداد

Forefathers/ ancestors/ parents

۲۔ بھید

Concepts/ secrets/ key words

۳۔ سرکاری

Official

۴۔حروف تہجی

Alphabets

۵۔طلبا

Students

۶۔مغربی ممالک

Western world

۷۔سہولت کار

One who facilitates/ supporting

۸۔ ترتیب وتشکیل

Order and formation

امید ہے آپ کو آج کا سبق پسند آئے گا اور یہ آپ کے لیے فائدہ مند بھی ثابت ہوگا ان شاءاللہ جلد دوسرا سبق پیش کیا جائے گا۔

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

اتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد‘‘۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 303-304)

پس یہ وعدہ ہم آج تک پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ پیشگوئی ہم پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ آفات کا زور بھی اب زیادہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ روزانہ خبروں میں کسی نہ کسی ملک میں قدرتی آفات کی خبر ہوتی ہے۔ کوئی نہ کوئی ملک قدرتی آفات کا نشانہ بن رہا ہوتا ہے۔ اِن آفات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشگوئی فرما چکے ہیں کہ یہ آئیں گی۔ کیا یہ باتیں عقل رکھنے والوں کے لئے کافی نہیں۔ سوچیں کہ ایک دعویدار نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اطلاع دی کہ اس طرح آفات آئیں گی، زلازل آئیں گے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قسم کی آفات نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے۔ آج اُن لوگوں کو جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرنے والے ہیں چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ کی باتوں پر غور کریں۔ پھر اُن لوگوں کے لئے یہ خاص طور پر سوچنے کا مقام ہے جو ہر وقت جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کمر بستہ ہیں کہ باوجود اُن کی تمام تر کوششوں کے جماعت کا ہر قدم ہر لمحے ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ کیا یہ کسی انسان کا کام ہوسکتا ہے کہ اس طرح ترقی ہو رہی ہے اور لوگوں کے دلوں پر اثر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دلوں کو زمانے کے امام کی طرف پھیر رہا ہے۔ آخر کب تک یہ لوگ خدا تعالیٰ سے لڑیں گے۔ سوائے اس کے کہ اپنی دنیا و عاقبت خراب کریں ان کو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ بڑے واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرما چکے ہیں۔ تمہاری آنکھیں گل جائیں، تمہارے ناک زمین پر رگڑ رگڑ کر گل جائیں تب بھی تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ: 22)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا، بلکہ ایسے وقت میں وہ اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں‘‘۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 304)

(خطبہ جمعہ 27/ مئی 2011ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: ارشد محمود خاں ۔ اسکاٹ لینڈ

جماعت احمدیہ اسکاٹ لینڈ کا مذہبی بانیوں کے دن پر آن لائن پروگرام

محض خدا کے فضل سے اسکاٹ لینڈ ریجن کو اپنا آن لائن تبلیغی پروگرام مؤرخہ 11 اپریل 2021ء کو منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس پروگرام کا موضوع اسلام کا وہ زریں اصول ہے کہ اپنے پڑوسی اور قرابت داروں سے شفقت کا سلوک کرو (love thy neighbour)۔ کرونا کی وبا کے وجہ سے یہ پروگرام آن لائن منعقد کیا گیا جسے یوٹیوب، ٹویٹر اور فیس بک کے ذریعہ براہ راست نشر کیا گیا جسے 1100 سے زیادہ ناظرین نے سُنا۔ اس پروگرام میں عیسائی، یہودی، سکھ اور اسلام کے نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی تا کہ وہ اپنے مذہب کی روشنی میں اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کے تعلق میں تعلیمات پیش کریں۔ پروگرام کے درمیان اور بعد میں سوشل میڈیا کا خوب استعمال کیا گیا جس سے تبلیغ کے نت نئے مواقع میسر آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور انگریزی ترجمہ سے ہوا جس کے بعد اسلام احمدیت کے تعارف اور خلافت احمدیہ پر مبنی ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں انسانیت کے لئے جماعت کی مساعی کا ذکر تھا۔ ریجنل امیر صاحب اسکاٹ لینڈ مکرم محمد احسان احمد صاحب نے ناظرین کو خوش آمدید کہا اور دوسرے مذاہب کے نمائندوں کی شمولیت کو سراہا۔ آپ نے کہا کہ ہمیں دلی خوشی ہوتی کہ ہم آپ کو اپنی گلاسگو مسجد میں دعوت دیتے اور ملاقات بھی ہوتی مگر اس وبا کے ایام میں ایسا ممکن نہ تھا۔

مکرم معاذ احمد صاحب نے اسکاٹ لینڈ ریجن کی طرف سے انسانیت کی خدمات کے تعلق میں ایک سلائڈ شو دکھایا جس میں گلاسگو، ایڈنبرا اور فائف میں جاری جماعت کی فلاح وبہبود کی مساعی کا ذکر تھا۔ اسکاٹ لینڈ ریجن عرصہ دراز سے مختلف شہروں میں بے گھروں کیلئے کھانے کے ہزاروں تیار شدہ پیکٹ، پانی، جوس، بسکٹ اور دوسری اشیاء کے عطیات کا انتظام کر رہا ہے جس کا ذکر اخبارات، سوشل میڈیا اور سیاستدانوں کے ذریعہ ہوتا رہتا ہے۔

اس موقعہ پر دوسرے مذاہب کے نمائندوں کو مختصر خطاب کی دعوت دی گئی:

ربیؔ روبن صاحب جو اسکاٹ لینڈ کی یہودی کمیونٹی کے رہنما ہیں نے کہا کہ میں اسلام احمدیت کی تعلیمات اور اس کی انسانیت کی فلاح کیلئے جاری منصوبوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ روبن صاحب نے کہا کہ آج کے پروگرام کا موضوع ہمسائیوں کے حقوق کے متعلق ہے اور اصل میں یہ ایک بنیادی یہودی اخلاق کا بھی پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔

ڈاکٹر مورین جو بین المذاہب اسکاٹ لینڈ تنظیم کی سربراہ ہیں نے کہا کہ جماعت احمدیہ اسکاٹ لینڈ بین المذاہب پروگرام کرتی رہتی ہے جس میں سب مذاہب کو اپنے مذاہب کی خصوصیات پیش کرنے کا موقع ملتا ہے جو اس زمانہ کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ اپنے پڑوسی سے محبت کرنا ایک سادہ سا اصول ہے اور یہ بہت گہرا ہے اور ایک جہان معانی کو اپنے اندر رکھتا ہے۔

چرچ آف اسکاٹ لینڈ کے نمائندہ ڈاکٹر مارٹن فیئر نے کہا کہ کہنے کو یہ لفظ چھوٹا ہے کہ اپنے ہمسائیوں اور قرابت داروں سے حسن سلوک کرو مگر اس پر عمل کرنا کافی مشکل۔ آج کل کے نفسا نفسی کے دور میں ہم اپنے معاشرے کے اس زریں اصول کو بھلاتے جا رہے ہیں اور ہم اس بات کی تحقیق نہیں کرتے کہ ہمارے ہمسایئے میں کون کون ضرورت مند ہے۔

محترمہ روندر کور نجار جو اسکاٹ لینڈ کی سکھ کمیونٹی کی رہنما ہیں نے کہا کہ ربّ نے تمام انسانوں کو ایک جیسا پیدا کیا ہے اور ان کے حقوق بھی ایک جیسے ہی ہیں۔ سکھ مذہب کے ماننے والے انسانیت اور اپنے ہمسائیوں کی فلاح کیلئے ساری دنیا میں مفت کھانے اور ادویات وغیرہ کے منصوبہ جات کیلئے کام کر رہے ہیں اور میں جماعت احمدیہ کی مساعی سے بہت متاثر ہوں۔

مکرم رواح الدین عارف خان صاحب مربیؔ سلسلہ گلاسگو نے اپنے

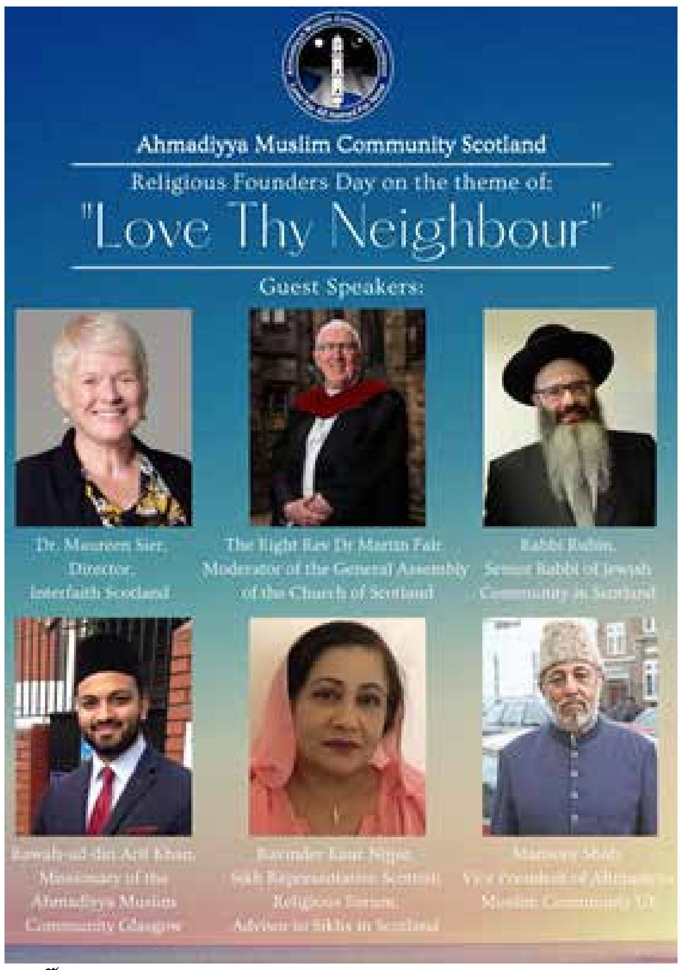

خطاب میں کہا کہ جماعت احمدیہ انسانیت کی فلاح کو اپنے مذہب کا خلاصہ سمجھتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تحریرات اور عملی نمونے سے ہمیں یہ سبق سکھایا ہے۔ آپ کے ہمسائے کا مطلب یہ ہے کہ ساری انسانیت اور اسی لئے ہماری جماعت کا نعرہ محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں ہے۔

آخر میں مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے خطاب کیا اور اس بات پر زور دیا کہ تمام مذاہب کو مل کر ایک مثالی معاشرہ قائم کرنا چاہئے جہاں ہمارے قریبی اور ہمسائے امن سے رہیں۔ اس معاشرے میں باہمی امن واخوت کے ساتھ ہم اپنے اپنے عقیدے پر عمل کر سکتے ہوں اور غیر ضروری تنقید سے بچتے ہوئے یہ ممکن ہے۔ آپ نے تمام مذاہب کے نمائندوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے آج کے پروگرام کو وقت دیا اور ایک دوسرے کی تعلیمات کو سنا۔ آپ نے دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام کیا۔

طلوع وغروب آفتاب

20 مئی 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:16	18:54
مدینہ منورہ	04:08	19:01
قادیان	03:54	19:22
ربوہ	03:34	19:02
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:36	20:55